راؤ عبدالنعیم نعمانی (بورے والہ)

شریعت بل اور ہم

پچاس سال بعد مختلف جدوجہد اور مختلف تحریکوں اور بے شمار قربانیوں کے بعد موجودہ حکومت پاکستان نے ملک میں شریعت کے نفاذ کا بل پیش کیا ہے اور امید کی جارہی ہے کہ ان شاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو جائے گا۔ جوں جوں یہ وقت قریب آرہا ہے ملک کے وہ تمام عناصر جو میں اسلامی نظام کے نفاذ کو پسند نہیں کرتے، طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کرنے اور انواع و اقسام کی غلط فہمیاں پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ کچھ لوگ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلامی نظام (العیاذ باللہ) چودہ سو برس پرانا اور فرسودہ نظام ہے۔ جو دور حاضر کے مسائل کو حل نہیں کر سکتا اور کچھ شریعت بل کو "شرارتی بل" کہہ رہے ہیں اور کچھ نے اس کو اختلافی قرار دیا ہے۔ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے گھسی پٹی جمہوریت کے دلدادہ افغانستان کے عادلانہ نظام سے خائف طالبان کی تمام تر قربانیوں کو فراموش کرتے ہوئے طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ سائنس دانوں کے قول کے مطابق یہ زمین و آسمان یہ چاند اور سورج تو کروڑوں بلکہ اربوں سال پرانے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا قدامت کے باعث ان کی افادیت ختم ہو گئی ہے۔ اگر جدت پسند طبقہ تجدد کا اتنا دلدادہ ہے تو پھر وہ اس قدیم زمین اور پرانے چاند، سورج اور آب و ہوا سے کیوں استفادہ کر رہے ہیں؟ اقطار السموت والارض سے نکل کیوں نہیں جاتے اور نئی دنیا کیوں نہیں آباد کر لیتے۔ کسی چیز کی قدامت اس کا عیب نہیں ہے۔ اصل چیز اس کی افادیت ہے اور قرآن و سنت اور فقہ کی افادیت کو بحمد اللہ ساری مہذب دنیا چار و ناچار آج بھی مانتی ہے۔ اور جوں جوں انسان ارتقائی منازل طے کرتا جائے گا تو دنیا مانتی چلی جائے گی۔ اہل علم و بصیرت جانتے ہیں کہ قرآن کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے نظام حیات میں انسانی فلاح و بہبود کے تمام اسرار مضمر ہیں۔ جو نہ تو کسی دور میں پرانے ہوئے اور نہ قیامت تک پرانے ہوں گے۔ زمانے کی رفتار و انداز میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ اصل چیز تو دین کے محکمات ہیں۔ وہ عالمگیر، ہمہ گیر اور ابدی اور سرمدی ہیں۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ آیات قرآنی میں غور و فکر کرو۔ تمہارے ہر مرض کی دوا خواہ وہ مرض شخصی ہو یا اجتماعی، سیاسی ہو یا معاشی، نظریاتی ہو یا عملی، تمہیں قرآن و سنت میں ملے گی۔ اس لئے یہ کہنا حماقت ہے کہ موجودہ دور کے مسائل کو اسلامی نظام حل نہیں کر سکتا۔ بعض فکری و نظریاتی بیمار، سامان تعیش میں چلنے والے میڈیا کی یلغار سے مرعوب، کن انکھیوں سے دیکھنے والے، جمہوریت کی غلاظت میں پلنے والے بچھو یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ابھی معاشرہ تیار نہیں ہوا ہے اس لئے پہلے معاشرے کو تیار کیجئے تب اسلامی نظام کو نافذ کیجئے۔ یہ بات بالکل ایسی ہی ہے کہ کوئی شخص کسی مریض کو لے کر ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے

جائے اور ڈاکٹر جواب دے کہ مریض چونکہ صحت یاب نہیں ہے۔ اس لئے میں دوا نہیں دے سکتا۔ جب یہ صحت یاب ہو جائے تو لے آنا۔ حالانکہ دوا تو اس لئے ہوتی ہے کہ مریض کو صحت بخشے۔ اسلامی نظام تو بیمار معاشرے کے لئے دوائے شفاء ہے اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ عرب و ایران، ہندوستان اور روم کے وہ معاشرے جو صدیوں سے بیمار تھے۔ اسلامی نظام کی برکتوں سے فیض یاب ہو کر نہ صرف یہ کہ صحت یاب ہوئے بلکہ ان کی خاک سے ایسے عبقری اٹھے جنہوں نے صدیوں تک انسانیت کے گم کردہ راہ قافلوں کی رہبری کی۔ اور آج بھی ان کا نشان قدم رہروانِ کاروانِ شرافت کے لئے نشانِ راہ ہے۔ اور ایک طبقہ ان متجدّدین کا ہے جنہوں نے اپنے تمام امور کے لئے واشنگٹن، ماسکو اور لندن کو قبلہ بنا لیا ہے۔ اور مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک نے ان کی آنکھوں کو خیرہ اور فکر و نظر کو اسیر کر رکھا ہے۔ یہ لوگ اسلامی حدود اور تعزیرات کو وحشیانہ اور اسلام کے نظام معاشرت و معیشت کو فرسودہ خیال کرتے ہیں حالانکہ صورت بالکل برعکس ہے۔ مغرب بے چارہ خود اپنے تیار کئے ہوئے جہنم میں جل رہا ہے۔ اس کا معاشرہ شکست و ریخت کا شکار ہو چکا ہے۔ باپ اور بیٹے کے تعلقات، ماں اور بیٹی کی محبتیں، خاندان کی یک جہتی اور ہم آہنگی مغرب میں داستانِ ماضی اور قصہ پارینہ بن چکی ہیں۔ اخلاق کا یہ عالم ہے کہ امریکہ کے شہر نیویارک میں صرف گیارہ گھنٹوں کے لئے بجلی فیل ہو گئی تھی تو تقریباً گیارہ کروڑ ڈالر کا مال لوٹ لیا گیا، تین ہزار عورتوں پر مجرمانہ حملے کئے گئے، سینکڑوں آدمی قتل ہوئے اور سینکڑوں بچے اغوا ہوئے اور کیا کچھ نہ ہو گیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ انسان گیارہ گھنٹوں کے لئے درندہ بن گیا تھا۔ معلوم ہوا کہ مغرب میں تہذیب کی روشنی نہیں بلکہ صرف روشنی ہے کہ روشنی ہو رہی ہے۔ لوگ قانون کا احترام کرنے والے مہذب و متمدن نظر آتے ہیں اور روشنی گل ہو گئی تو تہذیب و شرافت سب رخصت ہو گئے۔ غور کیجئے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مغربی تہذیب کی بنیاد ظاہری چمک دمک اور ریاکاری و مکاری سے پُر ہے۔ وہاں سوائے ملمع کاری اور تصنع کے کچھ نہیں۔ اس کے مقابلے میں اس گئی گزری حالت میں بھی سعودیہ میں حدود کے نظام کو دیکھیں جب کہ باقی تمام نظام میرے نزدیک اسلامی اصولوں پر پورا نہیں اترتا باوجود اس کے لاکھوں کروڑوں روپے کا مال دکانوں پر کھلا پڑا رہتا ہے۔ دکان دار رات کے وقت ایک پردہ لٹکا کر چھوڑ دیتا ہے اور گھر چلا جاتا ہے۔ لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اس کے مال و متاع کی طرف ایک نگاہ غلط انداز بھی ڈال دے۔ کیا اس کی وجہ سعودی عرب میں دولت کی ریل پیل ہے؟ اگر دولت کی ریل پیل کو ہی معیار قرار دیا جائے تو اس سے بہتر حالات امریکہ میں ہیں جہاں دنیا میں جرائم کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ البتہ اس وقت اسلامی نظام، زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے جو طالبان کے ذریعے سے افغانستان میں نظر آتا ہے۔ جس کے خلاف پوری دنیائے کفر سازشوں کے جال بن رہی ہے اور ہر ممکن کفر کی یہ کوشش ہے کہ ایسا نہ ہو کہ انقلاب افغانستان پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ اور یورپ کے سرمایہ دارانہ نظام کے خزاں رسیدہ اوراق ایک ایک کر کے جھڑ جائیں۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگے اور بت کدے خاک میں مل جائیں۔ جمہوریت قصہ پارینہ بن جائے۔

لارڈ میکالے کا دیا ہوا نظام تعلیم جس میں مسلمان کو مسلمان نہ چھوڑا اور ہندو کو ہندو نہ رہنے دیا یہ کسی عمیق غار میں نہ جا گرے۔

غور و فکر کرنے پر آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ یہ فیضان صرف اسلامی نظام کا ہے جس نے وہاں کے (افغانستان) معاشرے کو پاکیزہ اور صاف ستھرا بنا دیا۔ آج کہا جاتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دینے سے ملک بھر میں ٹنڈے ہی ٹنڈے نظر آئیں گے اور ہزار ہا لوگ دست بریدہ ہو جائیں گے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ افغانستان میں جہاں عرصے سے یہ نظام نافذ ہے کتنے دست بریدہ لوگ ہیں؟ اس طرح کے پروپیگنڈے سے صرف وہی لوگ متأثر ہو سکتے ہیں جو اسلامی حدود اور تعزیرات کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ ہاتھ کاٹ دینا کھیل نہیں ہے۔ آپ جب اسلام کا مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ العزیز آپ سمجھ لیں گے کہ اسلامی حدود کے نفاذ میں کس قدر احتیاط برتنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی نظام صرف چند حدود و تعزیرات ہی کا تو نام نہیں ہے۔ اسلام تو ایک دین، ایک مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ اگر اس ملک میں اسلامی نظام آئے گا تو اس کے ساتھ اسلام کا نظام معیشت، نظامِ اخلاق، نظام تعلیم و تربیت، نظام معاشرت و اخلاق سب کچھ آئے گا اور زندگی کے تمام شعبوں کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالا جائے گا۔ جس کے نتیجے میں ان شاء اللہ اس ملک میں کوئی بھوکا، ننگا، بے گھر، بے علم نہیں رہے گا۔ کمزوروں، معذوروں، بیواؤں، یتیموں، بے کس بوڑھوں اور عورتوں کی پرورش کا عشر و زکوٰۃ کی رقومات سے انتظام کیا جائے گا۔ یہاں ایک غلط فہمی دور کردوں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ضیاء الحق نے عشر و زکواۃ کا نظام رائج کیا ہے اس سے نہ تو غربت ختم ہوئی اور نہ نظام تعلیم درست ہوا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پورا نظام سلطنت کافرانہ ہو اس میں ایک شق اسلامی رکھ کر جب کہ وہ بھی پوری طرح اسلامی نہ ہو بہتر توقعات وابستہ کر لینا اور پورے اسلامی نظام کو بدنام کرنا بہت بڑی بددیانتی ہے۔ ہونا تو یہی چاہیے کہ انصاف کی بھی کوئی قیمت نہ ہو اور بغیر ایک پیسہ خرچ کئے عوام کو انصاف مہیا کیا جائے۔ رشوت ستانی ملاوٹ، کنبہ پروری، اغوا، رسہ گیری، ڈکیتی، چوری، دھوکہ بازی اور غریبوں کے استحصال کا خاتمہ کر دیا جائے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کے مابین جو معاشی فرق ہے ان کو مٹا دیا جائے۔ فحاشی و عریانی کا خاتمہ کر کے اسلام کے نظام حیاء کو نافذ کیا جائے۔ عورتوں کو وہ حقوق دیئے جائیں جو اسلام نے انہیں دیئے ہیں۔ اقلیتوں کے جان و مال اور ان کے مذاہب و معابد کی حفاظت کی جائے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے شرعی ادارے قائم کئے جائیں۔ امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر نہ بننے دیا جائے۔ حکومت لوٹ کھسوٹ کا مکمل استیصال کرے اور شریعت کے مطابق دولت کمانے کے ذرائع پر کسی کی اجارہ داری قائم نہ ہونے دی جائے۔ محنت

کرنے والوں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ ملے۔ تو پھر دیکھیں کہ کوئی مریض دوا کے بغیر مرے گا نہ کوئی بچہ پیسے نہ ہونے کے باعث اعلیٰ تعلیم سے محروم رہے گا۔ مختصر یہ کہ جب اس ملک میں اسلامی نظام آئے گا تو اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے گا۔ خالی خولی تعزیرات ہی نہیں نافذ ہونی چاہئیں۔ آپ خود ہی غور کریں کہ جب ملک کے ہر فرد کو ضروریات زندگی میسّر ہوں اور زندگی بھی سادہ اور نمود و نمائش سے پاک ہو تو پھر چوری کرنے کو کون سا چور باقی رہ جائے گا۔ حکمرانوں چاہیے کہ مغرب کے اندھے مقلدوں اور اسلامی نظام کے دشمنوں کے مکروہ پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام کو من کل الوجوہ نافذ کریں اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے قول و عمل کو اسلامی بنائیں اور نفاذِ شریعت سے قبل سودی نظام کے حق میں حکومتی اپیل واپس لیں۔ ورنہ سود کی موجودگی میں نفاذِ شریعت انتہائی شرمناک فعل ہوگا اور پاکستان پر اللہ کا عذاب مزید بڑھے گا۔ حکمران صحیح معنوں میں شریعت نافذ کردیں تو ان شاء اللہ ہمارے مصائب دور ہو جائیں گے۔

بقیہ از صفحہ ۴۴

(۱۳) جانباز مرزا "کاروانِ احرار" جلد پنجم ص ۴۳۰۔ ۴۲۹، ناشر مکتبہ تبصرہ لاہور سن اشاعت: اکتوبر ۱۹۸۳
(۱۴) ہفت روزہ "الفضل" سہارنپور ۱۵، جنوری ۱۹۴۳ء ص ۴
(۱۵) روزنامہ "آزاد" لاہور۔ ۲۰ اگست ۱۹۴۶ء ص ۲
(۱۶) ہفت روزہ "الفضل" سہارنپور ۹ جولائی ۱۹۴۳، جلد ۳ شمارہ ۱۳ ص ۳
(۱۷) FILE NO: PEJ/5/246. PAGE. 23 (INDIA OFFICE LIBRARY LONDON)
(۱۸) (۱۹) "کاروانِ احرار" جلد پنجم۔ ص ۴۲۸
(۲۰) FILE NO: PEJ /5/246. PAGE NO.7
(۲۱) روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ ۳، اگست ۱۹۴۳ صفحہ اوّل
(۲۲) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۴۰
(۲۳) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۵۴
(۲۴) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۵۶
(۲۵) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۶۵
(۲۶) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۷۰، ۱۶۹
(۲۷) "سرگزشت مسکین" ص: ۱۸۳، ۱۸۲
(۲۸) "سرگزشت مسکین" ص: ۲۰۹